© rasailojaraid.com

مدیر کے نام

محمد احتشام الدین ‘ لاہور

”پاکستانی جمہوریت کا المیہ“ (نومبر ۲۰۰۴ء) میں موجودہ حکومت اور صدرِ مملکت کے رویے پر مثبت دلائل کے ساتھ تنقید کی گئی ہے لیکن تصویر کا دوسرا رخ بھی دکھانے کی ضرورت ہے‘ یعنی سیاست دانوں کا طرزِ عمل جنھوں نے فوج کو سیاست میں بے جا مداخلت کے پیہم مواقع فراہم کیے۔ عوام اور اہلِ دانش کے لیے وہی حل قابلِ قبول ہوگا جو دونوں رخ دکھانے کے ساتھ پیش کیا جائے۔ اس پر مکالمے کی ضرورت ہے۔

حکیم سید صابر علی ‘ گجرات

ترجمان القرآن کے تحقیقی اشارات رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ ”اشارات“ (نومبر ۲۰۰۴ء) میں پاکستان کی سیاسی صورت حال کا بخوبی پوسٹ مارٹم کرتے ہوئے صدر کی بدعہدی کو آشکارا کیا گیا ہے اور ملک کی ابتر صورت حال کے پیش نظر عوامی تحریک کی ضرورت پر زور گیا دیا ہے‘ تاہم سیاست دانوں کی ماضی کی کارکردگی‘ مفاد پرستی‘ منافقانہ کردار‘ فوجی آمریت کا تسلط اور آئین کی منسوخی کے خدشات کے پیشِ نظر لائحہ عمل کیا ہو‘ یہ سوال بھی اپنی جگہ ہے۔

ابن عبدالرحمٰن ‘ لاہور

”ساس بہو تعلقات: مسائل اور حل“ (نومبر ۲۰۰۴ء) اہم معاشرتی مسئلے پر رہنمائی ہے۔ خاص طور پر اس لیے بھی کہ ان دنوں پاکستان ٹیلی ویژن بھی اس مسئلے کو مذاکروں کے ذریعے ہوا دینے کی کوشش کر رہا ہے اور خواہ مخواہ مسئلہ پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یہ ہماری اقدار اور معاشرے کو تبدیل کرنے کی سوچی سمجھی پالیسی ہے۔

ڈاکٹر ممتاز احمد ‘ ہیمپٹن یونی ورسٹی ورجینیا‘ امریکا

میں نے جب ۲۰۰۰ء میں بش کو ووٹ دیا اور وہ جیت گیا تو میں مایوس ہوا۔ اب ۲۰۰۴ء میں‘ میں نے اس کے خلاف ووٹ دیا اور وہ پھر بھی جیت گیا تو بھی میری کیفیت ویسی ہی ہے‘ اگرچہ بالکل ویسی نہیں۔ دونوں آپشن ہمیں کہیں نہیں پہنچاتے۔ یہ انتظامیہ جو لبرل کو لعنتی لفظ (cuss word) تصور کرتی ہے‘ کیسے پاکستان کو اور دنیا کو لبرل اقدار کی تلقین کرسکتی ہے؟ وہ پاکستان میں لبرل ازم چاہتے ہیں لیکن امریکا میں کنزرویٹوازم۔ وہ پاکستان میں تو خاندانی منصوبہ بندی کی چاہتے ہیں لیکن کیری کو خواتین کے اسقاطِ حمل کے حق کی حمایت کرنے پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مرتد قرار دیتے ہیں اور کسی ایسے ہسپتال کو جو اسقاط کی سہولت فراہم کرتا ہے یا اپنے مریضوں کے سامنے اسقاط کے لفظ کا ذکر کرتا ہے‘ اس کو وفاقی حکومت کی امداد دینے سے انکار کرتے ہیں۔ وہ پاکستان کے نصاب تعلیم سے اسلام کو خارج کرنا چاہتے ہیں لیکن امریکا کے سرکاری اسکولوں میں از سرنو مذہبی دعا کے آغاز کے لیے دستوری ترمیم چاہتے ہیں۔ کیا دورنگی ہے! آج کے ری پبلکن امریکا کی بی جے پی بن چکے ہیں‘ بلکہ اس سے بھی بدتر‘ کیونکہ واجپائی ایک مانا ہوا شاعر ہے اور درست انگریزی بول سکتا ہے!

اطلاع عام

نہایت افسوس کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے کہ ادارہ ترجمان القرآن نے حال ہی میں جو ترجمۂ قرآن‘ مع مختصر حواشی کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن ۲۱ رجب المرجب ۱۴۲۵ھ‘ ستمبر ۲۰۰۴ء شائع کیا ہے‘ اس میں صفحہ ۱۲۷ پر پہلی سطر میں آیت نمبر ۳ سہواً غلط طبع ہوگئی ہے۔

اس صفحے کو تصحیح کر کے ہم نے دوبارہ شائع کیا ہے اور جن تاجرانِ کتب کو پہلے یہ ترجمۂ قرآن فراہم کیا گیا تھا انھیں مناسب تعداد میں یہ صفحہ فراہم کر دیا ہے۔

گزارش ہے کہ جن افراد نے یہ قرآن جہاں سے حاصل کیا تھا وہاں سے یہ صفحہ حاصل کر کے اپنے پاس موجود قرآن میں تبدیل کر لیں۔ جن حضرات کو دوبارہ رابطہ کرنے میں دِقت ہو‘ وہ ہمیں براہ راست خط‘ فون یا ای میل کسی بھی ذریعے سے اپنے پتے سے مطلع کر دیں تو ہم یہ صفحہ انھیں بذریعہ ڈاک ارسال کر دیں گے۔

جن حضرات و خواتین نے مذکورہ قرآن حاصل کیا ہے ہم ان سب سے فرداً فرداً معذرت خواہ ہیں اور اللہ کے حضور دل کی گہرائیوں سے دست بدعا ہیں کہ وہ اس سہو اور کوتاہی کو معاف فرمائے۔

سید خالد فاروق مودودی
چیف ایگزیکٹو

ادارہ ترجمان القرآن (پرائیویٹ) لمیٹڈ

رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون: 7234014-7236665

ای-میل: idaratarjuman@yahoo.com

© rasailojaraid.com